رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح (تاکید سے) استخارہ سکھاتے تھے، تمام کاموں میں جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے (صحیح بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ)

استخارہ

حقیقت طریقہ فضائل فوائد

اور

غلط فہمیوں کا ازالہ

از قلم ...... مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر مکتبہ عرفان

رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح (تاکید سے) استخارہ سکھاتے تھے تمام کاموں
میں جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے
صحیح بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ
استخارہ
حقیقت
طریقہ
فضائل
فوائد
اور
غلط فہمیوں کا ازالہ
از قلم
مولانا محمد مسعود ازہر
ناشر
مکتبہ عرفان
الاسلام

۞......اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں! ’’استخارہ‘‘ کے موضوع پر یہ کتابچہ پیش خدمت ہے......

۞...... ہماری جماعت میں الحمدللہ مختلف ’’مہمات‘‘ چلتی رہتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں مسلمانوں کو ’’استخارہ‘‘ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک دس روزہ مہم چلائی گئی......اور اس مہم کا نام ’’نورانی مہم‘‘ رکھا گیا۔

۞......اس مبارک مہم کے دوران تقریباً دس مکتوبات اور دو مضامین استخارہ کے موضوع پر جاری ہوئے۔ اور ایک مضمون بعد میں لکھا گیا......احباب کا اصرار تھا کہ یہ مضامین اور مکتوبات یکجا شائع کر دیئے جائیں۔

چنانچہ ’’دعاءِ استخارہ‘‘ کے ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ یہ مختصر مجموعہ تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

محمد مسعود ازہر

۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ، لیلۃ الخمیس
بمطابق ۲ فروری ۲۰۱۷ء

مکتوب ١

نورانی مہم

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنے علم، قدرت اور فضل عظیم کے خزانے سے تمام امور میں ''خیر'' عطاء فرمائے...... آج سے ''جماعت'' میں ایک ''دس روزہ'' مہم شروع ہو رہی ہے...... اس کا نام ہے ''نورانی مہم''...... اس مہم کا موضوع ہے ''سنت استخارہ''...... اور مقصد اس مہم کا یہ ہے کہ...... ہمیں استخارہ کی مبارک نورانی سنت مکمل اہتمام سے نصیب ہو جائے تا کہ...... ہمیں اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' ملے، اپنے فیصلوں میں ''روشنی'' ملے...... اپنے کاموں میں ''نور'' اور ''برکت'' ملے اور ہمارے جہادی، دینی کام کو ''قوت'' ملے ان شاء اللہ...... طریقہ اس مہم کا یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے خود ''استخارہ'' کا طریقہ اور دعاء درست یاد کریں...... پھر اپنے گھر والوں کو یاد کرائیں...... اور پھر اس دعوت کو آگے بڑھائیں...... استخارہ کا مطلب غیب کا علم حاصل کرنا نہیں...... غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں رکھتا...... استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا...... اللہ تعالیٰ سے بہتری مانگنا...... استخارہ کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا...... اور استخارہ ایک مسلمان کو خوش نصیب بناتا ہے اور اسے بدبختی، شقاوت اور بدنصیبی سے بچانے کا ذریعہ بنتا ہے......

مکتوب ۲

استخارہ کا معنیٰ اور مطلب

اللہ تعالیٰ ہم سب کو''استخارہ'' کی نعمت عطاء فرمائے...... ''استخارہ'' کے معنی لغت میں...... خیر مانگنا، خیر چاہنا...... دوسرا معنی بہتری مانگنا، انتخاب چاہنا...... یعنی دو چیزوں میں سے جو بہتر ہو وہ مل جائے...... پہلے معنیٰ کے اعتبار سے''استخارہ'' ہر کام میں کیا جاسکتا ہے......اور دوسرے معنیٰ کے اعتبار سے جہاں دو کاموں میں تذبذب ہو وہاں استخارہ کیا جاتا ہے......حدیث پاک میں آیا ہے کہ...... جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد یا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز ادا کرے پھر استخارہ کی مسنون دعاء پڑھے اور اپنی حاجت کا نام لے...... معلوم ہوا کہ تذبذب یا تردد نہ ہو تب بھی استخارہ کریں تو قوت، روشنی، مدد اور برکت ملتی ہے...... استخارہ کا اصل مطلب ہے بندے کا اللہ تعالیٰ کے سامنے بھکاری بننا...... یا اللہ خیر دے یا اللہ خیرات دے......سب سے غنی انسان وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھکاری ہو......استخارہ خود کریں، کسی اور سے کرائیں گے تو استخارہ نہیں ہوگا...... وہ لوگ جو شادی وغیرہ کا دوسروں کے لئے استخارہ کرتے ہیں......ان کو پرچی پر کسی مرے ہوئے مرد اور زندہ عورت...... یا مری ہوئی عورت اور زندہ مرد کا نام لکھ دیں......وہ اگلے دن بتائیں گے کہ رشتہ بہترین ہے...... یا بتائیں گے کہ کچھ چپقلش کا خطرہ ہے......وجہ یہ ہے کہ استخارہ سے غیب کا علم نہیں ملتا بلکہ کاموں اور فیصلوں میں روشنی، خیر اور اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے......وہ لوگ جو استخارہ کے ذریعے غیب کی باتیں یا اللہ تعالیٰ کے فیصلے بتاتے

ہیں وہ غلطی کرتے ہیں، دھوکہ دیتے ہیں......اور استخارہ کی مبارک ''سنت'' کو مٹاتے ہیں......آپ نے کہیں رشتہ کرنا ہے، کوئی سواری خریدنی ہے، سفر پر جانا ہے تو دو رکعت استخارہ کی نماز ادا کریں پھر دعاء استخارہ پڑھیں......اچھا ہے کہ تین بار پڑھیں......پھر دعاء کریں......اس کے بعد جو ہوگا یا جو آپ اس بارے میں کریں گے وہ خیر ہوگی ان شاء اللہ......

استخارہ کی مسنون دعاء کئی احادیث میں الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ وارد ہوئی ہے......ہم مکتوب میں اس دعاء کے دو صیغے آپ کو بھیجیں گے آپ یاد کرلیں......باقی اہم تفصیلات اگلے مکتوب میں ان شاء اللہ......

مکتوب ۳

اِستخارہ کا طریقہ اور دُعاء

اللہ اکبر......(استخارہ کا طریقہ) جب کسی کام کا ارادہ یا قصد ہو یا دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہو تو دو رکعت نماز ادا کریں......پھر درود شریف پڑھ کر استخارہ کی دعاء ایک یا تین بار پڑھیں......اپنے مقصد کے لئے دعاء کریں......پھر درود شریف......بس یہ استخارہ ہو گیا......

علامہ کمال الدین الزملکانی لکھتے ہیں:

جب کوئی انسان استخارہ کی دو رکعت نماز ادا کر لے تو اس کے بعد جو سمجھ آئے کر لے خواہ شرح صدر ہو یا نہ ہو بس اسی میں خیر ہو گی کیونکہ حدیث میں شرح صدر کا کوئی ذکر نہیں ہے (طبقات السبکی) یعنی استخارہ کے بعد خیر والی صورت خود بخود آسان ہو جاتی ہے، مقدر ہو جاتی ہے......آج استخارہ کی مسنون دعاء کے دو صیغے لکھے جا رہے ہیں ترجمہ کے ساتھ یاد کر لیں:

(دعاءِ استخارہ)

١

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ. فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ

مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

۲

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ. فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔

۞...۞...۞

مکتوب ۴

اِستخارہ کے نام پر پھیلی ہوئی بِدعات

اللہ تعالیٰ ''نورانی مہم'' کو قبول اور کامیاب فرمائے..... مقصد اس مہم کا یہ ہے کہ مسلمانوں میں استخارہ کی مبارک سنت عام ہو..... اور وہ اس سنت کو وہی اہمیت دیں جو اہمیت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں اس ''سنت'' کی تھی..... اور وہ ان ''بدعات'' سے بچیں جو استخارہ کے نام پر شیطان نے مسلمانوں میں پھیلا دی ہیں..... مثلاً اپنے معاملات میں دوسروں سے استخارہ کرانا..... استخارہ کے نام پر غیب کا حال جاننے کی کوشش کرنا..... اور استخارہ کی پاکیزہ سنت کو..... ایک شعبدہ بنالینا..... بھائیو اور بہنو! ایمان بہت قیمتی ہے، نجومیوں، کاہنوں، جادوگروں اور نئی استخارہ انڈسٹری کے ٹھیکیداروں سے بچیں..... اور اپنے تمام معاملات میں خود استخارہ کر کے اللہ تعالیٰ سے روشنی، مدد اور قوت حاصل کریں..... استخارہ میں ناکامی کا تصور بھی نہیں..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص استخارہ کے بعد کوئی کام کرے..... اور پھر اس میں اسے ''خیر'' نہ ملے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بدگمان نہ ہو بلکہ انتظار کرے..... وہ آگے چل کر دیکھ لے گا کہ اس کام کے انجام میں خیر ہی ہوگی..... جماعت کے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ..... استخارہ کو اپنا معمول بنائیں تاکہ..... دین کا کام ترقی کرے..... اور لوگوں کو سمجھائیں کہ دوسروں سے استخارہ کروانے کی بدعت سے بچیں..... کیونکہ ''بدعت'' گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی چیز ہے.....

مکتوب ۵

مُستقبل کا حال جاننے کی غلط فکر

اللہ تعالیٰ نے ''استخارہ'' میں ''خیر'' رکھی ہے......خوشی، اطمینان اور راحت...... جبکہ قسمت معلوم کرنے کے طریقے ''شیطانی'' ہیں......ان میں غم، پریشانی اور طرح طرح کے ''وہم'' ہیں......اے مسلمانو! استخارہ اختیار کرو......اور شیطانی طریقوں سے دور رہو......آج کا دن کیسا ہوگا؟ یہ ہفتہ کیسا ہوگا؟ کس کا کونسا ستارہ ہے؟ کس کا کونسا عدد ہے؟ یہ سب فضول چیزیں ہیں اور یہ انسان کو بدعت، شرک، وہم اور تباہی کی طرف لے جاتی ہیں......اور برے لوگوں کے ہاتھوں پھنساتی ہیں......مگر افسوس کہ آج مسلمان بھی ان چیزوں میں پڑ گئے ہیں...... کاش! مسلمان اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنے کام کو پہچانیں تو......ہوا، پانی، لوہا، آگ، ستارے، پتھر، نگینے یہ سب مسلمانوں کے غلام اور نوکر بن جائیں...... بھائیو! اور بہنو! اطمینان والی ''توحید'' کی زندگی اختیار کرو......ماضی کے وہ بڑے بڑے بت جن کے گرد شیطان ناچتے تھے اور ان بتوں سے آوازیں آتی تھیں...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ہمارے بزرگوں نے توڑ کر پھینک دیئے......مگر آج بزرگ اسی کو سمجھا جاتا ہے جو استخارے نکالے، جادو توڑنے کے نام پر بال اور کیلیں برآمد کرے اور مستقبل کے دعوے کرے......حالانکہ خود ان کی اپنی زندگیوں کو دیکھیں تو وہ ہر پریشانی، محتاجی، حرص اور گھریلو نااتفاقی کا شکار ہوتے ہیں...... بھائیو! بزرگ اور اللہ والا وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے جوڑے......نہ کہ وہ جو اللہ سے توڑے......

۞...۞...۞

مکتوب ۶

ہر کام میں اِستخارہ

اللہ تعالیٰ ''استخارہ'' کی نعمت ہم سب کو نصیب فرمائے......آپ کا ارادہ بنا کہ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو پہلے استخارہ کرلیں، کوئی چیز خریدنی ہے تو استخارہ کرلیں......استخارہ کی برکت سے آپ کو خیر والی صورت مل جائے گی اور جو کچھ شر ہوگا وہ آپ سے ان شاء اللہ دور ہو جائے گا......عجیب عجیب واقعات ہیں کہ......ایمان والوں نے استخارہ سے کیسے کیسے فوائد حاصل کیے......اس لئے کثرت سے استخارہ کی عادت اپنائیں......لوگوں نے استخارہ کو بہت بھاری، اجنبی اور مشکل کام سمجھ رکھا ہے......حالانکہ استخارہ کے لئے نہ نئے کپڑوں کی ضرورت نہ نئے غسل کی......نہ خوشبو مہکانے کی اور نہ خلوت میں جانے کی......بس اچھی طرح سنت کے مطابق وضو، پھر دو رکعت، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور درود شریف اور پھر استخارہ کی دعاء یعنی وضو کے بعد پانچ دس منٹ کا کام ہے......آج ہی استخارہ کی دعاء یاد کیجئے اور استخارہ سے اپنی اجنبیت دور کیجئے آپ کی زندگی ان شاء اللہ ''خیر'' سے بھر جائے گی......ارشاد فرمایا! ناکام نہیں ہوتا وہ جو استخارہ کرے، پچھتاتا نہیں وہ جو مشورہ کرے اور محتاج نہیں ہوتا وہ جو خرچے میں میانہ روی اختیار کرے (الطبرانی) اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو استخارہ کی تعلیم قرآن مجید کی طرح دیتے تھے......کاش! ہم بھی اسی اہمیت اور قدر و قیمت کے ساتھ ''استخارہ'' اپنا لیں......

❁...❁...❁

مکتوب ۷

دو رکعت اور کامیابی

اللہ تعالیٰ ''سستی'' اور ''کم ہمتی'' سے ہم سب کو نجات عطاء فرمائے......(وضو اور دو رکعت) اگر کسی مسلمان کے اندر وضو اور دو رکعت کی سستی ختم ہو جائے تو وہ بے حد کامیاب زندگی، کامیاب موت اور کامیاب آخرت پالیتا ہے......اس نکتے پر غور کریں بہت سے راز سمجھ میں آجائیں گے (استخارہ کتنی بار) ہر کام کے لئے صرف ایک بار استخارہ کافی ہوتا ہے......اگر کوئی بڑا یا مشکل کام ہو اور معاملہ سلجھ نہ رہا ہو تو بار بار استخارہ کرنا چاہئے......جس روایت میں سات بار استخارہ کا تذکرہ ہے وہ روایت بہت ضعیف ہے (پھر ایک ماہ کیسے؟) اگر استخارہ ایک بار کافی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک معاملہ پر پورا ایک مہینہ استخارہ کیوں فرمایا؟ جواب یہ ہے کہ مسنون استخارہ ایک ہی بار ہے مگر بعض معاملات بڑے اہم بڑے مشکل اور بڑے ہمہ گیر ہوتے ہیں......ان معاملات کا تعلق لاکھوں کروڑوں انسانوں کے مفاد یا نقصان سے ہوتا ہے......تو ایسے معاملات میں بار بار استخارہ کرنا اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے بار بار خیر اور رہنمائی مانگنا ایک فطری عمل ہے......(فرشتوں سے مشابہت کیسے) حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ......جو مسلمان فرشتہ صفت بننا چاہتا ہو تو اس کے لئے سب سے کامیاب نسخہ ''کثرت استخارہ'' ہے......(فضول پیوند) حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ......استخارہ کے بعد سونا اور خواب میں استخارہ کا جواب ڈھونڈنا یہ سب فضول پیوند ہیں......سنت سے ثابت نہیں......

مکتوب ۸

اِستخارہ کا ذوق بڑی نعمت

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو ’’استخارہ‘‘ کی توفیق عطاء فرماتے ہیں......اور پھر استخارہ کی برکت سے ان کی جھولی خیر ہی خیر سے بھر دیتے ہیں...... ہمارے بزرگوں میں سے جن کو استخارہ کا زیادہ ذوق تھا ان کا دینی کام بہت محفوظ رہا اور خوب پھلا پھولا...... ہر کسی کو استخارہ کا ذوق نصیب نہیں ہوتا......اس لئے دینی علم رکھنے والے کئی افراد بھی استخارہ کے بارے میں پوری معلومات نہیں رکھتے......بس وہی مشہور باتیں جو لوگوں میں پھیل چکی ہیں وہ ان کے ذہن میں ہوتی ہیں......ہمارے قریب زمانہ کے اکابر میں سے حضرت اقدس بنوری قدس سرہ کو استخارہ کا بہت ذوق تھا......وہ استخارہ کی حقیقت کو سمجھ گئے تھے وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کام کے لئے بھی استخارہ کیا جائے اس میں ضرور بضرور خیر ملتی ہے......کوئی خواب نظر آئے یا نہ...... دل مطمئن ہو یا نہ......فوری خیر دکھائی دے یا نہ......انجام اس کام کا ضرور خیر والا ہوگا......حضرت بنوری رحمہ اللہ نے استخارہ کی قوت سے دس طلبہ کے ایک مدرسہ کو......ایک عظیم الشان تحریک بنایا اور آج اس جامعہ کے فضلاء پوری دنیا میں موجود ہیں......اور دین کے ہر شعبے میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں......اور جامعہ کا اپنا کام بھی...... دور دور تک مستقل بنیادوں پر پھیل چکا ہے...... بھائیو اور بہنو! استخارہ کی نعمت حاصل کرلو......اور پھر اس نعمت کے ذریعہ ہر خیر سے جھولی بھرلو......

مکتوب ۹

استخارے کی کرامات

اللہ تعالیٰ نے ''استخارہ'' میں عجیب تاثیر رکھی ہے..... کبھی آپ نے ''استخارہ'' کی مسنون دعاء میں غور فرمایا؟..... دعاء کیا ہے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح معجزہ ہے..... دعاء شروع کرتے ہی دل عرش سے جڑ جاتا ہے اور رحمت چھم چھم برسنے لگتی ہے..... بعض حالات اور اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان نماز ادا نہیں کرسکتا، خواتین پر ایسے اوقات زیادہ آتے ہیں تب صرف اس دعاء کو چند بار مانگ لینا..... خیر کو زمین پر لے آتا ہے..... مگر اصل تاثیر استخارہ کی دو رکعت نماز اور چار سجدوں کے بعد اس دعاء سے حاصل ہوتی ہے..... ایک صحیح روایت میں ارشاد فرمایا: نکاح کے پیغام کو دل میں چھپاؤ پھر اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرو پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو..... پھر استخارہ کی دعاء اس میں اپنی حاجت...... اب رشتہ درست ہوگا تو خیر سامنے آجائے گی، اچھا نہیں ہوگا تو جان بچ جائے گی کئی افراد نے بتایا کہ بعض جائز کاموں کی خواہش تھی مگر وہ بہت مشکل تھے..... استخارہ کیا تو اتنے آسان ہوگئے کہ اسباب بنتے چلے گئے، کوئی چیز خریدنی تھی مگر بھاری لگ رہی تھی استخارہ کیا تو آسانی سے مل گئی..... اور بعض اوقات کوئی ضرورت یا جائز خواہش بڑی سختی سے سر اٹھاتی ہے..... استخارہ کیا تو وہ دل سے ہی نکل گئی، یعنی خیر نہیں تھی مگر شیطان خواہ مخواہ اسے ضرورت بنا کر پریشان کر رہا تھا..... استخارے کی کرامات بے شمار ہیں..... استخارہ کی کثرت ہو تو دل روشن ہوتا چلا جاتا ہے اور انسان کے دل پر اللہ تعالیٰ کے الہام کا دروازہ کھل جاتا ہے......

مکتوب ۱۰

استخارہ کی دعاء کا ترجمہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

یا اللہ! میں آپ سے خیر مانگتا ہوں آپ کے علم کے واسطے سے

وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

اور آپ سے طاقت مانگتا ہوں آپکی قدرت کے واسطے سے

وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ

اور آپ سے آپ کے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں

فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ

بے شک آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا

وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ

اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا

وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اور آپ غیب کا علم رکھنے والے ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ

یا اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ معاملہ میرے لئے بہتر ہے، میرے دین، میری دنیا اور میرے انجام کے لحاظ سے

فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ

تو اسے میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور پھر اس میں میرے لئے برکت عطاء فرما دیجئے

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ

اور اگر آپ کے علم میں یہ معاملہ میرے لئے شر والا ہے، میرے دین، میری دنیا اور میرے انجام کے لحاظ سے

فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔

تو اسے مجھ سے پھیر دیجئے اور مجھے اس سے بچا لیجئے اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما دیجئے وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی فرما دیجئے۔

ایک بڑی روشنی

اللہ تعالیٰ کے ''قُرب'' کا ایک اہم ذریعہ ''استخارہ'' ہے...... جو بندہ ''استخارہ'' کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ''قرب'' کو پاتا ہے اور اس ''قرب'' کو محسوس کرتا ہے...... پھر جو جس قدر زیادہ استخارہ کرتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے...... قریب، بہت قریب، بے حد قریب...... یہاں تک کہ اس کا دل، اس کی آنکھیں اور اس کے اعضاء ''نور'' سے بھر جاتے ہیں، روشن ہو جاتے ہیں...... بس ایک بات یاد رکھیں یہ سارے فائدے ''استخارہ'' کرنے کے ہیں...... استخارہ کرانے کے نہیں...... وہ لوگ جو مسلمان ہو کر دوسروں سے ''استخارہ'' کراتے ہیں...... معلوم نہیں اُن کی سوچ کیا ہوتی ہے...... کیا وہ خود اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگنا چاہتے؟ کیا وہ خود کو اللہ تعالیٰ سے دور سمجھتے ہیں؟...... اگر دور سمجھتے ہیں تو کیا قریب نہیں ہونا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو...... استخارہ سکھایا...... بہت اہتمام کے ساتھ، بہت تاکید کے ساتھ...... تاکہ ہر کوئی خود ''استخارہ'' کرے...... یہی حکم اُمت کے ہر فرد کے لیے ہے......

دور رہنے کی نحوست اور وبال

عرب کے مشرکین اللہ تعالیٰ سے دور ہو گئے تھے...... حالانکہ کعبہ شریف کے پاس بیٹھے تھے...... اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے وہ...... بدترین نحوستوں اور ذلتوں میں ڈوبے ہوئے تھے...... سفر کے لیے جانے لگتے تو دل میں کھٹکا کہ...... معلوم نہیں سفر خیر کا

ہوگا یا شر کا...... چنانچہ باہر نکل کر ''السانح والبارح'' کے چکر میں پڑ جاتے...... کسی پرندے کو دائیں طرف سے بائیں طرف جاتا دیکھتے تو کہتے کہ سفر اچھا ہوگا...... اور اگر کسی پرندے کو بائیں طرف سے دائیں طرف اُڑتا دیکھتے تو خوف سے کانپ جاتے اور سفر روک دیتے...... پوری تیاری سے کسی کام پر نکلتے راستے میں کوئی کوّا نظر آجاتا تو کہتے کہ نحوست آگئی...... فوراً گھر لوٹ جاتے...... کبھی سورج سے ڈرتے تو کبھی چاند سے...... کبھی ''الّو'' جیسے پرندے سے ڈرتے تو کبھی بلّی کی آواز سے...... ہاں جو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے اُس کو ہر چیز ڈراتی ہے، ہر چیز ستاتی ہے...... بیچارے جانور اور پرندے جو خود عقل سے محروم...... وہ کیا کسی اور کی قسمت کا فیصلہ کریں گے...... مگر اللہ تعالیٰ سے دوری...... بڑا وبال ہے بڑا وبال...... انسان ہو کر بے جان پتھروں کو سجدے کرنا...... جانوروں کا پیشاب تک پینا...... اور سانپ کے سامنے ہاتھ جوڑنا کتنی ذلت کی بات ہے...... مگر کروڑوں انسان یہ سب کچھ کرتے ہیں...... کیونکہ ان کے پاس ''اللہ تعالیٰ'' نہیں...... یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کا قرب اور اللہ تعالیٰ کا نور اُن کے پاس نہیں...... وہ اپنی قسمت بنانے کے لیے ہر کسی سے ڈرتے ہیں، ہر کسی کے سامنے جھکتے ہیں مگر پھر بھی مر جاتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں، تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اور اپنے مقدر سے زائد ایک لقمہ حاصل نہیں کر سکتے...... مسلمانوں میں سے بھی جو لوگ قسمت اور مستقبل کے چکر میں پڑ جاتے ہیں...... وہ گمراہی اور ذلت میں گرتے چلے جاتے ہیں...... نہ کسی کی قسمت بدلتی ہے اور نہ کسی کو اپنے مستقبل کا پتہ چلتا ہے...... بس ایک شیطانی نشہ لگ جاتا ہے کہ...... آگے کی باتیں پتا ہوں، مستقبل کا علم ہو، غیب کا علم ہو...... ہر سفر، ہر کام کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو کہ یہ خیر والا ہے یا شر والا...... اسی کے لیے ہاتھوں کی لکیریں دیکھی جاتی ہیں، ستاروں سے قسمت پوچھی جاتی ہے اور طرح طرح کے شرکیہ کام کیے جاتے ہیں...... فائدہ کچھ بھی نہیں ہوتا...... ہر کوئی اپنے

وقت پر مرتا ہے...... اپنی قسمت کی کھاتا ہے...... اور اپنے حصے کی تکلیفیں اُٹھاتا ہے...... مگر ایمان سے محرومی ہوتی چلی جاتی ہے...... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ...... اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہونے کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: ہر وقت مصیبتوں سے ڈرتے رہنا اور ہر وقت اس پریشانی میں رہنا کہ فلاں نعمت نہ چھن جائے اور فلاں مصیبت نہ آ جائے......

عرب کے لوگ مشرک تھے...... انہوں نے قسمت کا حال جاننے کے لیے طرح طرح کے طریقے بنا رکھے تھے...... کچھ لوگ دھوکا دیتے تھے اور باقی دھوکا کھاتے تھے...... تیروں کے ذریعے قسمت معلوم کرنے کا طریقہ معروف تھا...... پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی دولت عطاء فرمائی...... انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب مل گیا تو وہ...... ان توہمات سے آزاد ہوئے اور ساری دنیا پر چھا گئے...... کہاں وہ وقت تھا کہ وہ کوّوں اور بلیوں سے ڈرتے تھے...... اور کہاں وہ وقت آیا کہ وہ بلاخوف سمندروں میں اُتر جاتے...... اور جنگلی شیروں پر سواری کرتے...... یہ ہے فرق اللہ تعالیٰ کے قرب اور اللہ تعالیٰ سے دوری کا...... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے قرب کا ایک اِنعام عطاء فرمایا...... اور وہ اِنعام ہے ''استخارہ'' سبحان اللہ، ''استخارہ''......

یعنی ایک روشنی، ایک نور، ایک قوت، ایک طاقت، ایک پرواز اور خیر کا خزانہ...... الحمدللہ مکمل دعوے اور شرح صدر سے کہتا ہوں کہ استخارہ کو اپنا کر دیکھیں...... تب آپ مان لیں گے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ محض لفاظی نہیں...... بلکہ ہر لفظ ایک حقیقت ہے...... استخارہ واقعی روشنی، نور، قوت، طاقت، پرواز اور خزانہ ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے......

استخارے کی بلندی

ایک خاتون ہیں...... اپنے اصلی وطن سے دور ہجرت کی زندگی...... پھر شادی ہوئی تو خاوند سے نہ بنی اور بالآخر جدائی ہوگئی...... مگر ان کو اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' نصیب تھا...... اس

لئے نہ ہجرت سے وہ گھبرائیں اور نہ طلاق سے وہ ٹوٹیں...... گھر میں بیٹھی آٹا گوندھ رہی تھیں کہ...... ایک بہت ہی اونچی جگہ سے رشتے کا پیغام آ گیا...... ایسا رشتہ جس میں نہ سوچنے کی کچھ ضرورت، نہ انکار کی کچھ گنجائش......

خوشی ہی خوشی، سعادت ہی سعادت، بلندی ہی بلندی...... مگر اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' بندے کو نہ خوشی میں غافل ہونے دیتا ہے اور نہ غم میں...... لوگ اکثر خوشی اور غم میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں...... مگر یہ اللہ والی خاتون اتنی عظیم خوشی میں بھی اپنے ''اللہ تعالیٰ'' کو نہ بھولی...... رشتے کا پیغام لانے والے سے کہا......

مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ

میں اپنے رب سے پوچھے بغیر کچھ بھی کرنے والی نہیں

یہ فرما کر اپنی نماز کی جگہ جا کر نماز استخارہ شروع کر دی......

اللہ تعالیٰ کو ان کے ''قرب'' کا یہ انداز ایسا پسند آیا کہ...... ان کے نکاح کی تقریب اپنے ہاں عرش پر منعقد فرمائی...... یہ دنیا کا واحد نکاح ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے نکاح کے بعد آسمانوں پر ہوا...... اور پھر یہ قرآن پاک کی آیات میں بھی مہکا...... یہ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ہے...... پوری تفصیل صحیح مسلم شریف کی روایت میں موجود ہے......

کاش! آج بھی مسلمان...... اپنے نکاح کے معاملہ میں ''استخارہ'' کی روشنی اور قوت حاصل کریں تو زندگیاں اور گھر خوشیوں سے بھر جائیں...... مگر لوگ ''استخارہ'' نہیں کرتے...... دوسروں سے استخارہ کرواتے ہیں...... وہ استخارہ نہیں ہوتا...... اس سے نہ کوئی روشنی ملتی ہے اور نہ کوئی خیر......

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ...... وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے......

اسے پالو، اسی سے خیر مانگ کر......اپنی جھولیاں ہر خیر سے بھرلو......

جہاں سب کا علم ختم ہو جاتا ہے

ایک بچے کا پیشاب رُک گیا اور جسم پھولنے لگا......ماں باپ نے اپنے علم اور تجربے کے مطابق دوائیاں ٹوٹکے استعمال کئے......مگر مرض بڑھتا گیا......آس پاس کے حکیموں کو دکھایا انہوں نے اپنے علم کے مطابق علاج کیا مگر بچے کی حالت خطرے تک جا پہنچی...... اب پریشانی سے تڑپتے ماں باپ اسے ہسپتال لے گئے......ڈاکٹر اس کی حالت دیکھ کر چیخنے لگے کہ اتنی دیر کیوں کردی......اب ڈاکٹروں نے اپنے علم کے مطابق ٹیسٹ شروع کئے......ان کے علم اور ان کی مشینوں نے فیصلہ دیا کہ...... بچے کا فوری آپریشن کیا جائے اور گردوں کی دھلائی ہوگی اور اس میں تاخیر موت کا سبب بن سکتی ہے......ماں باپ تیار ہوگئے ڈاکٹر نے کاغذ لاکر رکھا کہ اس پر دستخط کردو تاکہ......آپریشن شروع ہو......والدین دستخط کے لئے مکمل تیار تھے کہ ایک اللہ والے نے پوچھا: آپ نے ''استخارہ'' کیا ہے؟ والدین نے کہا اس میں استخارہ کی کیا بات ہے......سب کا علم یہی فیصلہ دے رہا ہے اور اب اگر تاخیر ہوئی تو ہمارا لختِ جگر مر جائے گا......اللہ والے نے کہا......دیکھو! جہاں مخلوق کا سارا علم ختم ہوتا ہے وہاں سے اللہ تعالیٰ کا علم شروع ہوتا ہے......اور استخارہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کے اسی علم سے روشنی اور خیر حاصل کرنا ہے...... چند منٹ کا کام ہے غفلت نہ کرو......والدین مان گئے فوراً دونوں ہسپتال کی مسجد میں گئے......وضو کیا اور دو رکعت قرب والی نماز......صلوٰۃ استخارہ ادا کی...... یا اللہ خیر کا سوال، یا اللہ آپریشن میں خیر ہے تو کرادے، خیر نہیں تو بچالے، استخارہ کی مسنون دعاء پڑھی......ان کو پریشانی کی حالت میں شیطان نے ہڑبونگ مچا کر اللہ تعالیٰ سے دور کردیا تھا......استخارہ کی دو رکعتوں نے وہ دوری ''دور'' کردی......انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب ملا......دعاء کر کے واپس آئے تو ڈاکٹروں کی ٹیم

جو پہلے آپریشن کا اِصرار کر رہی تھی...... اب مذبذب تھی...... کیونکہ بچے کا جسم بہت پھول چکا تھا اور اسے کٹ لگانے سے پورا جسم بکھر سکتا تھا...... چنانچہ کچھ دواء دینے اور انتظار کرنے کا فیصلہ ہوا...... والدین دواء لے کر بچے کو گھر لے آئے تو اس کی حالت بدلنے لگی...... طویل قصہ ہے...... مختصر یہ کہ تین دن میں...... وہ بالکل تندرست ہو گیا......

اب ڈاکٹر کہنے لگے کہ...... اگر اس دن والدین دستخط کر دیتے اور آپریشن ہو جاتا تو یہ بچہ ختم ہو جاتا......

غلطی کا احساس

پچھلے کالم میں اللہ تعالیٰ کے ''قرب'' کا بیان تھا...... وہ کالم خود اپنے دل اور دماغ پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی شعاعیں روشن کرتا رہا تو...... ذہن استخارہ کے موضوع کی طرف متوجہ ہوا...... تب اپنی ایک غلطی کا احساس ہوا...... بخاری شریف میں استخارہ کی جو روایت آئی ہے...... اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام میں استخارہ کا حکم فرماتے تھے اور ہمیں استخارہ یوں سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی آیات سکھائی جاتی ہیں...... یعنی ''استخارہ'' بہت اہتمام سے سکھایا جاتا تھا...... مجھے احساس ہوا کہ ہم نے اپنی جماعت میں استخارہ سکھانے کا اب تک ایسا کوئی باقاعدہ اہتمام نہیں کیا...... چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے رُفقاء بھی...... دوسروں سے استخارہ کرانے کی ''بدعت'' میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اصل استخارے کی برکات سے بہت سے ساتھی دور ہیں......

اگرچہ استخارہ کی بات اور ترغیب وقتاً فوقتاً جماعت میں اور مضامین میں چلتی رہتی ہے اور اصلاحی خطوط کے جواب میں بھی استخارہ کی ترغیب دی جاتی ہے...... مگر اس مبارک عمل کے لئے جو خصوصی اہتمام ہونا چاہیے تھا وہ ہم اب تک نہ کر سکے...... اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں......

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

استخارہ کیا ہے؟......استخارہ کیسے کیا جاتا ہے؟ استخارہ کب کیا جاتا ہے؟ استخارہ کتنی بار کیا جاتا ہے؟ استخارے کا نتیجہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟ اور استخارہ کی اصل اہمیت کیا ہے؟

ان تمام باتوں کے مذاکرے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی استخارہ کی مسنون دعاء یاد کرانے کا اہتمام بھی مطلوب ہے......

آج سے الحمدللہ......اس کالم کے ذریعہ...... ''تعلیم استخارہ'' کی یہ مبارک مہم شروع کی جارہی ہے...... باقی تفصیل مکتوبات اور اگلے کالم میں آجائے گی ان شاءاللہ

جماعت کے تمام رفقاء کرام سے......دردمندانہ گزارش ہے کہ استخارہ کی دعاء ترجمہ کے ساتھ یاد کریں......استخارہ کا مسنون طریقہ سیکھیں......جن کو دعاء یاد ہے وہ کم از کم دس افراد کو یہ دعاء یاد کرائیں...... پوری زندگی اپنے تمام کاموں میں استخارہ سے روشنی، قوت اور طاقت لیں......کبھی بھی کسی دوسرے سے اپنے لئے ''استخارہ'' ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ کرائیں...... یہ شیعوں کا طریقہ اور بُری بدعت ہے...... ہاں! اللہ والوں اور اہل علم سے مشورہ کرتے رہا کریں......جبکہ استخارہ خود کریں، ہر دن کریں، ہر رات کریں اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' پاتے چلے جائیں، پاتے چلے جائیں......

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و بارك و سلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

...

اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگنے کو ''استخارہ'' کہتے ہیں...... ''استخارہ'' سے بندے کو اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' ملتا ہے...... اور وہ فرشتوں جیسا بنتا چلا جاتا ہے...... یعنی اللہ تعالیٰ کا ''مقرب''

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

استخارہ فرشتوں جیسا بننے کے لئے ایک تیر بہدف مجرّب نسخہ ہے جو چاہے آزما کر دیکھ لے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

وجہ اس کی یہ ہے کہ استخارہ کرنے والا اپنی ذاتی رائے سے نکل جاتا ہے اور اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے...... فرشتے بھی ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے ہیں...... اور استخارہ کرنے والا بھی اپنی رائے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے اس کی مرضی اور خیر مانگتا ہے، پس جو بندہ بکثرت استخارہ کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ فرشتہ صفت ہو جاتا ہے...... (مفہوم حجۃ اللہ)

ایک بڑی مصیبت سے نجات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''استخارہ'' کی بڑی حکمت یہ بتائی ہے کہ...... اس کے ذریعے انسان کو فال نکالنے کے عمل سے نجات ملتی ہے...... زمانہ جاہلیت میں مشرکین تیروں کے ذریعہ فال نکالتے تھے...... کوئی سفر ہوتا یا تجارت، کوئی شادی طے

کرنی ہوتی یا کوئی اور فیصلہ تو وہ کعبہ شریف کے مجاور کے پاس جاتے......اس مجاور کے پاس ایک تھیلے میں کچھ تیر رکھے رہتے تھے......بعض تیروں پر لکھا ہوتا تھا ''اَمَرَنِیْ رَبِّیْ''......اور بعض پر لکھا ہوتا تھا ''نَهَانِیْ رَبِّیْ''......اور بعض تیر خالی ہوتے......

مجاور وہ تھیلا ان کے سامنے رکھتا وہ ہاتھ ڈال کر تیر نکالتے......اگر ''اَمَرَنِیْ رَبِّیْ'' والا تیر نکلتا تو کہتے کہ یہ کام بہتر ہے کیونکہ ''اَمَرَنِیْ رَبِّیْ'' کا مطلب ہے میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے......اور اگر ''نَهَانِیْ رَبِّیْ'' میرے رب نے مجھے منع فرمایا ہے والا تیر نکلتا تو وہ اس کام سے رُک جاتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو وہ دوبارہ فال نکالتے......اس عمل کو ''استقسام بالازلام'' کہا جاتا تھا......یعنی تیروں سے قسمت معلوم کرنا......قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں اس عمل کو حرام قرار دیا گیا کیونکہ اس میں دو بڑی خرابیاں تھیں......

۱. یہ ایک بے بنیاد عمل ہے اور محض اتفاق ہے کیونکہ جب بھی تھیلے میں ہاتھ ڈال کر تیر پکڑا جائے گا تو کوئی نہ کوئی تیر تو ضرور ہاتھ آئے گا......

۲. اس میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء باندھنا ہے......اللہ تعالیٰ نے کہاں حکم فرمایا اور کہاں منع فرمایا؟ تیروں کی عبارت کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قرار دے دینا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور یہ حرام ہے......

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ''فال'' کی جگہ ''استخارہ'' کی تعلیم دی......اور اس میں حکمت یہ ہے کہ جب بندہ اپنے علیم رب سے رہنمائی کی التجا کرتا ہے اور اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو گویا کہ وہ اپنی مرضی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے در پر جا پڑتا ہے کہ...... یا اللہ! آپ کے نزدیک جو خیر ہو وہ عطاء فرما دیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد اور رہنمائی ضرور فرماتے ہیں......(خلاصہ حجۃ اللہ)

معلوم ہوا کہ......استخارہ ایک انسان کو قسمت معلوم کرنے کے شرکیہ طریقوں سے بچاتا

ہے..... اور اسے خوش قسمت بھی بنا تا ہے..... پس ہر مسلمان کو اپنے جائز کاموں میں کثرت سے خود استخارہ کرنا چاہیے اور دوسروں سے استخارہ نکلوانے سے بچنا چاہیے..... کیونکہ دوسروں سے استخارہ کرانے کا نہ کوئی مطلب ہے اور نہ فائدہ..... اور نہ ہی استخارہ سے دوسروں کو کوئی خیر یا فیصلہ معلوم ہوتا ہے..... پھر جو لوگ اپنے گمان کو اللہ کا فیصلہ قرار دے دیتے ہیں وہ اوپر فال والے معاملے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں غور کریں.....

اہل علم نے وضاحت فرمائی ہے کہ استخارہ میں نہ کوئی خواب آنا ضروری ہے اور نہ کسی طرح کی کوئی علامت ظاہر ہونا ضروری ہے..... یہ جو لوگوں نے بنا رکھا ہے کہ گردن اِدھر مڑ جائے یا اُدھر یہ سب غلط باتیں ہیں.....

ایک بات سوچیں

لوگ ہاتھوں کی لکیروں سے قسمت معلوم کرتے ہیں..... کچھ لوگ ستاروں سے اپنی تقدیر پوچھتے ہیں..... کچھ لوگ تاریخوں اور اعداد سے قسمت کا حال پتا کرتے ہیں..... کوئی طوطے اور پرندے سے مدد لیتے ہیں..... وجہ کیا ہوتی ہے؟..... بس یہی کہ کہیں سے اچھی قسمت کی کوئی خبر مل جائے..... حالانکہ ان چیزوں سے بدقسمتی اور بدنصیبی تو ملتی ہے اچھی قسمت نہیں..... جبکہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''استخارہ'' کو خوش قسمتی کی علامت قرار دیا ہے..... ارشاد فرمایا:

من سعادۃ ابن آدم استخارتہ اللہ

یعنی ابن آدم کی خوش قسمتی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا رہے.....

اور فرمایا:

ومن شقوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ

ابن آدم کی بدنصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے......(ترمذی، مسند احمد)

اب آپ سوچیں، غور فرمائیں کہ ایک طرف وہ طریقے ہیں......جن سے قسمت بنتی نہیں بلکہ ان کے جھوٹے دعوے کے مطابق بھی......صرف قسمت معلوم ہوتی ہے...... کیونکہ نہ ہاتھ کی لکیریں تبدیل ہوتی ہیں اور نہ ستاروں کے برج اور نہ پیدائش کی تاریخیں......جبکہ دوسری طرف ایک عمل ہے جس کے ذریعہ......خوش نصیبی ملتی ہے......یعنی قسمت بنتی ہے......انسان کے کام درست ہوتے ہیں......اس کے فیصلوں میں روشنی آتی ہے......اور وہ اللہ تعالیٰ کا ''قرب'' پاتا ہے......اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے بڑھ کر اپنی قسمت اور کیا ہوسکتی ہے؟......

استخارہ میں خیر ہی خیر ہے

استخارہ کے بارے میں حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت مکمل توجہ سے ملاحظہ فرمائیں:

واضح ہو کہ استخارہ مسنونہ کا مقصد یہ ہے کہ بندے کے ذمہ جو کام تھا وہ اس نے کرلیا اور اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے علم محیط اور قدرت کاملہ کے حوالے کردیا گویا استخارہ کرنے سے بندہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا......ظاہر ہے کہ اگر کوئی انسان کسی تجربہ کار عاقل اور شریف شخص سے مشورہ کرنے جاتا ہے تو وہ شخص صحیح مشورہ ہی دیتا ہے اور اپنی مقدور کے مطابق اس کی اعانت بھی کرتا ہے گویا استخارہ کیا ہے؟ حق تعالیٰ سے مشورہ لینا ہے، اپنی درخواست استخارہ کی شکل میں پیش کردی، حق تعالیٰ سے بڑھ کر کون رحیم و کریم ہے؟ اس کا کرم بے نظیر ہے، علم کامل ہے اور قدرت بے عدیل ہے، اب جو صورت انسان کے حق میں مفید ہوگی، حق تعالیٰ اس کی توفیق دے گا اس کی رہنمائی فرمائے گا، پھر نہ سوچنے کی

ضرورت، نہ خواب میں نظر آنے کی حاجت، جو اس کے حق میں خیر ہوگا وہی ہوگا، چاہے اس کے علم میں اس کی بھلائی آئے یا نہ آئے......اطمینان و سکون فی الحال حاصل ہو یا نہ ہو......ہوگا وہی جو خیر ہوگا، یہ ہے استخارہ مسنونہ کا مطلوب، اسی لئے تمام امت کے لئے تا قیامت یہ دستور العمل چھوڑا گیا ہے۔ (دورِ حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

نورانی مہم کیوں چلائی؟

آج کل ہماری جماعت میں دس روزہ ''نورانی مہم'' چل رہی ہے......سنت استخارہ کی تعلیم، ترغیب اور اشاعت کی مہم......اس مہم کے اہم مقاصد دو ہیں......

پہلا یہ کہ......ہمارے محسن ہمارے آقا حضرت محمد مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے......اپنے صحابہ کرام کو استخارہ کی تعلیم اتنی اہمیت کے ساتھ دی جیسے کہ......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی تعلیم دیتے تھے......اور قرآن مجید کی تعلیم دینا آپ کے لازمی فرائض میں سے تھا......مگر آج ہم مسلمان استخارہ کی اس عظیم اور اہم نعمت سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں......اور اس کی وجہ سے ہمارے کاموں اور ہمارے فیصلوں میں نور اور خیر کی بہت کمی ہوگئی ہے......شادی سے لے کر علاج تک کے معاملات میں ہم غلطی اور دھوکے کا شکار ہوتے ہیں......اور اگر علاج سے پہلے ہم استخارہ کی عادت ڈال لیں تو......آج ڈاکٹروں کے پاس اس قدر ہجوم نہ رہے......اور ہم ہر وقت ایک ٹیسٹ کے بعد دوسرے ٹیسٹ میں پریشان نہ ہوتے رہیں......اور اگر شادیوں میں استخارہ آجائے تو ہر گھر سکون اور راحت کا گہوارہ بن جائے......یہ تو محض دو مثالیں ہیں......ہمیں دن رات بہت سے کام پیش آتے ہیں......اگر ہم روز چار پانچ بار استخارہ کرلیا کریں تو ہمارے قدم درست اُٹھیں گے اور ہمارے کاموں میں خیر، برکت اور اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی......

مگر شیطان نے استخارہ کو ایک ''بوجھ'' بنا دیا ہے......لوگ استخارہ کو حج کی طرح مشکل

کام سمجھتے ہیں......اور اکثر مسلمانوں کو استخارہ کا طریقہ اور استخارہ کی دعاء تک یاد نہیں...... اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ''استخارہ'' کی نعمت واپس دلانا یہ نورانی مہم کا پہلا مقصد ہے......جبکہ دوسرا مقصد یہ کہ......استخارہ کے نام پر طرح طرح کے غلط کام شروع ہو چکے ہیں......سنا ہے ٹی وی پر استخارہ کے نام سے پروگرام چل رہے ہیں......اس میں لوگ اپنے سوال بھیجتے ہیں اور کوئی ''لیپ ٹاپی بابا'' ان کو استخارہ کے ذریعہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے فیصلے سناتا ہے کہ فلاں چیز خیر ہے اور فلاں شر...... پہلے یہ معاملہ شیعوں میں بہت زیادہ تھا انہوں نے مشرکین کی طرح فال نکالنے کے کئی طریقے گھڑے ہوئے ہیں......زیادہ معروف طریقہ تسبیح کے دانوں اور گٹھلیوں سے خیر و شر معلوم کرنے کا ہے......اور وہ اسے استخارہ کا نام دیتے ہیں...... پھر اہل بدعت بھی اس غلطی میں کود پڑے......اور اب اچھے خاصے اہل حق کہلانے والے لوگ بھی اسی طرح کے استخارے کرواتے نظر آتے ہیں......حضرت آپ استخارہ دیکھ کر بتائیں کہ...... یہ تجارت اچھی ہے یا نہیں، یہ رشتہ اچھا ہے یا نہیں؟......

اب کسی کو استخارہ سے تو پتا چل نہیں سکتا کہ......تجارت اچھی ہے یا نہیں، رشتہ اچھا ہے یا نہیں......اور اگر لوگوں کو سمجھائیں کہ...... بھائی استخارہ خود کیا جاتا ہے......اور اس طرح خیر اور شر کے فیصلے پوچھنا جائز نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے......اور استخارہ سے کوئی خیر پتا نہیں چلتی بلکہ خیر کا راستہ خود آسان اور مقدر ہو جاتا ہے تو......لوگ یہ بات مانتے نہیں......اور فوراً اہل بدعت یا روافض کے پاس پہنچ جاتے ہیں......تو اس مجبوری کو بہانہ بنا کر......اب کئی اہل حق نے بھی......لوگوں کے لئے استخارے نکالنا شروع کر دیئے ہیں......حالانکہ انہیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ لوگوں کو......جب ہر معاملے میں مستقبل معلوم کرنے کی عادت پڑ جائے تو پھر وہ ''استخارے'' پر بریک نہیں لگاتے ...... بلکہ نجومیوں، کاہنوں اور جادوگروں کے دروازوں پر جا گرتے ہیں......کیونکہ مومن کے ایمان کی پہلی

شرط یہ ہے کہ......وہ بن دیکھے غیب پر ایمان لائے......جب یہ شرط ختم ہو جائے اور ہمیشہ مستقبل معلوم کرنے کا شیطانی نشہ پڑ جائے تو پھر......ایمان سے نکلنے میں دیر نہیں لگتی...... بندہ طویل عرصہ سے......اہل اسلام کو اس کی دعوت دے رہا ہے کہ خود استخارہ کریں...... دوسروں سے استخارہ نہ کرائیں......ہمیں نہ کسی عامل سے حسد ہے اور نہ کسی کی مقبولیت سے کوئی تکلیف......میں نے خود عملیات سیکھے ہیں......اور آج کے کئی بڑے بڑے معروف عاملوں سے زیادہ عملیات کی سمجھ رکھتا ہوں......کوٹ بھلوال جیل میں جب ہم کشمیری مجاہدین کے ساتھ تھے تو......سینکڑوں مجاہدین رجوع کرتے تھے اور الحمدللہ جنات سے لے کر لا علاج امراض تک کا......منٹوں میں علاج ہو جاتا تھا......

وہ سب اللہ تعالیٰ کے راستے کے مجاہدین تھے......اور مجھے ان کی خدمت کر کے خوشی ملتی تھی......اور اس علاج کے ضمن میں......ان کی نظریاتی اور اخلاقی تربیت کا کام بھی آسان رہتا تھا......پاکستان آنے کے بعد......جب لوگ دوبارہ ان معاملات میں رجوع کرنے لگے تو مجھے اپنے دینی، جہادی فرض کام کی وجہ سے......فرصت نہیں ملتی تھی تو بعض کتابوں میں مجربات لکھ دیئے تاکہ......لوگ خود ہی فائدہ اٹھالیں......اور میرا وقت اس کام پر ضائع نہ ہو......دراصل قرآن مجید کی آیات......اور رسول کریم ﷺ کی مبارک دعاؤں کے ہوتے ہوئے......کسی بھی علاج کے لئے......مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے......پھر بھی امت مسلمہ کے اکابر نے......حضرات صحابہ کرام سے لے کر ہمارے زمانے تک اپنے مجربات لوگوں کو بتائے......تاکہ......لوگ ان سے بھی فائدہ اُٹھائیں......اور فائدہ اسی کو ملتا ہے جو خود......ان دعاؤں اور وظائف کو پڑھے......مگر لوگ خود کچھ نہیں پڑھنا چاہتے......ان کی خواہش ہوتی ہے کہ عامل ہی سارا کام کر دے اور وہ پیسے دے کر......ہر شفاء اور ہر خیر پالیں......

لوگوں کے اس طرز عمل کی وجہ سے عاملوں کا دھندہ اور کام بڑھ گیا ہے......اور اب ہر طرف عاملوں کے دروازوں پر لوگوں کی لائنیں ہیں...... بے مقصد، لاحاصل اور دین و آخرت سے غافل......نہ امت مسلمہ کی مظلومیت کا درد......نہ اسلام کے غلبے کا کوئی شوق یا جنون......اور نہ اپنے ایمان اور اپنے حسن خاتمہ کی فکر......میں تو جہاد کا کام چھوڑ کر عملیات میں مشغولیت کو گناہ سمجھتا ہوں......اور اکثر رجوع کرنے والوں سے یہی عرض کرتا ہوں کہ مجھے معاف رکھیں اور جو عمل معلوم کرنا ہو میری کتابوں سے فائدہ اُٹھا لیں......اور اپنی زندگی کو با مقصد اور مصروف بنالیں ان شاء اللہ بہت سے وہم اور بہت سی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی......اب جس طرح سے استخارہ کے نام پر طرح طرح کی خرابیاں اور بدعات امت میں عام ہو رہی ہیں......اور لوگ تیزی سے نجومیت اور کہانت کی طرف جا رہے ہیں......یہ سب کچھ تشویش ناک ہے تو امت مسلمہ کو اس خطرے سے آگاہ کرنا اس ''نورانی مہم'' کا دوسرا مقصد ہے......الحمدللہ آج جبکہ مہم کا پانچواں دن ہے......ماشاءاللہ بہت تسلی بخش اور حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں......کئی مسلمانوں نے استخارہ کا طریقہ اور دعاء سیکھ لی ہے...... کئی افراد نے کثرت استخارہ کو اپنے معمولات کا حصہ بنالیا ہے......اور کئی افراد نے اپنے استخارہ کے بہترین نتائج سے بھی آگاہ کیا ہے......ابھی پانچ دن مزید باقی ہیں......

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مہم کا نور اور اس کی برکات عطاء فرمائیں......آمین یا ارحم الراحمین

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۞...۞...۞

اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

اللہ تعالیٰ ہی سے ’’خیر‘‘ کا سوال ہے......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

استخارہ کا موضوع

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ’’استخارہ‘‘ کی نورانی مہم چلی......بہت سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا......کئی مسلمانوں نے ’’استخارہ‘‘ کی سنت کو سمجھا اور اپنایا......اب یہ تقاضا زور پکڑ رہا ہے کہ ’’نورانی مہم‘‘ کے دورنگ ونور اور مکتوبات یکجا شائع کر دیئے جائیں......استخارہ کے بارے میں بعض ضروری باتیں آج کے رنگ ونور میں عرض کی جارہی ہیں......پھر ان شاء اللہ ان سب کو ایک رسالے کی صورت میں شائع کر دیا جائے گا......اللہ تعالیٰ آسان فرمائیں، قبول فرمائیں......

تازہ واقعہ

ایک صاحب سے ملاقات ہوئی......ان کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہے......ان کی کئی بیٹیاں اور بیٹے عالم وفاضل ہیں......اور خود وہ بھی ماشاء اللہ پکے دیندار، مسجد کے خدمتگار اور بزرگوں کی خدمت میں حاضر باش......انہوں نے اپنی ایک فکر اور پریشانی کا تذکرہ کیا کہ......فلاں کام کرنا چاہتا ہوں مگر راستہ نہیں مل رہا......آپ مشورہ دیں......ان

سے عرض کیا کہ استخارہ کریں......ان شاء اللہ راستہ بھی مل جائے گا اور مدد بھی......ان کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں......مگر پھر کچھ پریشان سے ہو کر کہنے لگے......استخارہ کا کیا طریقہ ہے؟ ان کو عرض کیا کہ بالکل آسان طریقہ ہے......وہ طریقہ ان کو بتا دیا......پوچھنے لگے پھر مجھے اس کا نتیجہ کیسے معلوم ہو گا؟ خواب آئے گا یا کچھ اور......عرض کیا......نہ خواب ضروری نہ الہام بس ''خیر'' آ جائے گی ان شاء اللہ......تفصیل سے بات سمجھائی تو وہ خوش ہوئے اور سمجھ گئے......مگر مجھے حیرانی ہوئی کہ......اتنی عمر مسجد اور دینداری کے ماحول میں گذارنے والے مسلمان کو بھی استخارہ کا علم نہیں......جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو......اتنی اہمیت سے استخارہ سکھاتے تھے جیسے کہ یہ قرآن پاک کی آیت ہو، قرآن مجید کے بعد جو صحیح ترین کتاب امت مسلمہ کے پاس ہے......وہ ہے ''صحیح البخاری'' جسے ہم ''بخاری شریف'' کہتے ہیں......حضرت امام بخاریؒ نے استخارہ کی حدیث اور دعاء اس کتاب میں تین جگہ بیان فرمائی ہے......اس حدیث میں استخارہ کا مکمل طریقہ اور نصاب موجود ہے......آج کے رنگ و نور میں ان شاء اللہ......یہ حدیث شریف بیان کی جائے گی تا کہ ہم اونچی اور صحیح سند کے ساتھ ''استخارہ'' کی نعمت اور دعاء حاصل کر سکیں......

بدعت کی نحوست

''سنت'' ایک ''نور'' ہے......جبکہ ''بدعت'' ایک بڑی گمراہی اور اندھیرا ہے......

ہمارے آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو ''استخارہ'' جیسی طاقت اور روشنی دے گئے......تا کہ امت مسلمہ اپنے ہر معاملے اور کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کر سکے......مگر لوگوں نے ''استخارہ'' کے نام پر طرح طرح کی ''بدعات'' ایجاد کر لیں......ان ''بدعات'' کی نحوست نے ایسا ظلم ڈھایا کہ آج اکثر مسلمانوں کو ''استخارہ'' کا پتہ تک نہیں......وہ ''استخارہ'' جو ہمیں سورۃ اخلاص کی طرح یاد ہونا چاہیے آج اچھے خاصے دیندار مسلمانوں کو بھی یاد نہیں......وہ

''استخارہ'' جو دن رات ہمیں بار بار کرنا چاہیے وہ آج مسلمان کی پوری زندگی میں ایک بار بھی نہیں......وہ ''استخارہ'' جو ہمیں اہتمام کے ساتھ سیکھنا اور سکھانا چاہیے وہ آج ہمارے لئے ایک اجنبی عمل بن چکا ہے......ہاں بے شک سچ فرمایا حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ......استخارہ انسان کی خوش نصیبی ہے اور استخارہ چھوڑنا انسان کی بدنصیبی ہے......

اصل مسنون استخارہ

حضرت امام بخاریؒ نے استخارہ والی حدیث شریف......صحیح بخاری میں تین جگہ بیان فرمائی ہے......

① کتاب التہجد میں حدیث نمبر: ۱۱۶۲

② کتاب الدعوات میں حدیث نمبر: ۶۳۸۲

③ کتاب التوحید میں حدیث نمبر: ۷۳۹۰

(میرے سامنے اس وقت جو بخاری شریف کا نسخہ ہے وہ دار الکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہوا ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم اس طرح فرماتے تھے جس طرح کہ آپ ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے......

یقول اذاھم احدکم بالامر، فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل...

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے......جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو

فرض کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر کہے...... آگے استخارہ کی دعاء ہے اور آخر میں ارشاد فرمایا:

ویسمی حاجته

اور وہ اپنی حاجت کا نام لے...... یعنی اپنی حاجت بیان کرے......

(صحیح بخاری)

بس یہ ہے...... مسنون اور طاقتور ترین استخارہ...... جب بھی کسی کام کا ارادہ ہو...... تو دو رکعت نماز ادا کرے...... پھر استخارہ کی دعاء مانگے اور اپنی حاجت بیان کرے...... اب لوگوں نے اتنے مفید اور اتنے آسان عمل میں معلوم نہیں کیا کیا مشکلات پیدا کر دیں اور بالآخر اس عمل کو مسلمانوں کے لئے ناممکن بنا دیا...... حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں......

اب دیکھئے یہ (استخارہ) کس قدر آسان کام ہے مگر اس میں بھی شیطان نے کئی پیوند لگا دیئے ہیں......

(۱) پہلا پیوند یہ کہ دو رکعت پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جاؤ، سونا ضروری ہے ورنہ استخارہ بے فائدہ رہے گا۔

(۲) دوسرا پیوند (شیطان نے) یہ لگایا کہ لیٹو بھی دائیں کروٹ پر

(۳) تیسرا یہ کہ قبلہ رو لیٹو

(۴) چوتھا پیوند (شیطان نے) یہ لگایا کہ لیٹنے کے بعد اب خواب کا انتظار کرو، استخارہ کے دوران خواب نظر آئے گا

(۵) پانچواں پیوند یہ لگایا کہ اگر خواب میں فلاں رنگ نظر آئے تو وہ کام بہتر ہوگا فلاں نظر آئے تو بہتر نہیں

(۶) چھٹا پیوند (شیطان نے) یہ لگایا کہ خواب میں کوئی بزرگ آئے گا بزرگ کا انتظار کیجئے کہ وہ خواب میں آکر سب کچھ بتادے گا۔

لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بزرگ کون ہوگا؟ اگر شیطان ہی بزرگ بن کر خواب میں آجائے تو اس کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ شیطان ہے یا کوئی بزرگ؟

یاد رکھیے ان میں سے کوئی ایک چیز بھی حدیث سے ثابت نہیں بس یہ باتیں لکھنے والوں نے کتابوں میں بغیر تحقیق کے لکھ دی ہیں اللہ تعالیٰ ان لکھنے والے مصنفین پر رحم فرمائیں۔ (خطبات الرشید)

کثرت سوال سے منع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت تاکید کے ساتھ اپنی امت کو زیادہ سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے......زیادہ سوالات کے بہت زیادہ نقصانات ہیں......اور اس عادت کی وجہ سے انسان کے اندر عمل کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے......آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ زیادہ سوالات نہیں کرتے مگر بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں جبکہ بعض سوالوں میں الجھے رہتے ہیں......بعض لوگوں سے آپ کہیں کہ یہ پہاڑ اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کر دو تو فوراً اٹھ کھڑے ہوتے ہیں......اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں اور اپنے کام میں لگ جاتے ہیں......ایسے افراد کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں......اور ان سے عظیم الشان کام لیتے ہیں......جبکہ بعض افراد سے آپ کہیں کہ......یہ کاغذ اٹھا کر میز پر رکھ دو تو وہ اس پر بھی دس سوال پوچھ لیتے ہیں......ابھی اٹھاؤں یا بعد میں؟......ایک ہاتھ سے اٹھاؤں یا دونوں سے؟ ابھی میرا وضو نہیں ہے اگر اس حالت میں اٹھا لوں تو حرج تو نہیں ہوگا؟......اٹھا کر میز پر کس جگہ رکھوں؟ وغیرہ وغیرہ

ایسے لوگ خود بھی مشکل میں پڑتے ہیں......کام بتانے والے کو بھی مشکل میں ڈالتے

ہیں اور اکثر بڑے کاموں سے محروم رہتے ہیں......اب استخارہ کا معاملہ دیکھ لیں......
حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جن غلط باتوں کو شیطانی اضافہ قرار دیا وہ تمام باتیں بزرگوں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں...... یہ باتیں کیوں پیدا ہوئیں؟......وجہ اس کی یہی زیادہ سوالات کی بری عادت ہے......

حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جامع الفاظ میں استخاہ کی ہر بات سکھادی......مثلاً

(۱) استخارہ ہر کام میں ہے......صرف شادی وغیرہ بڑے کاموں کے لئے نہیں

(۲) استخارہ صرف تردد کے وقت نہیں...... بلکہ جب بھی کسی کام کا ارادہ ہو......اس میں تردد ہو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لو کہ...... یا اللہ خیر ہے تو ہو جائے خیر نہیں تو مجھے اس سے بچا لیجئے......

(۳) دو رکعت فرض کے علاوہ ادا کرنی ہے......یعنی دو رکعت نفل ادا کرو......

(۴) دو رکعت کے بعد استخارہ کی دعاء پڑھنی ہے......اور اپنی حاجت کا نام لینا ہے......

اب ایک باعمل مسلمان کے لئے......اس میں کوئی پوچھنے والی بات باقی نہیں رہ گئی...... بلکہ مزے ہو گئے کہ اتنا آسان عمل مل گیا......لیکن سوالات کرنے والوں نے فوراً سوالات کی توپیں کھول دیں......

استخارہ میں نیت کیا کرنی ہے؟......دو رکعت کس وقت پڑھنی ہے؟......دو رکعت میں سورتیں کون سی پڑھنی ہیں؟...... یہ دو رکعت الگ پڑھنی ہیں یا کسی اور نفل مثلاً اشراق، تحیۃ الوضوء میں بھی اس کی نیت ہو سکتی ہے؟......استخارہ کی دعاء کتنی بار پڑھنی ہے؟......اس دعاء سے پہلے کیا پڑھنا ہے؟......اس دعاء کے بعد کیا پڑھنا ہے؟......استخارہ کی نماز کے بعد سونا ہے یا جاگنا؟......سونا ہے تو بائیں کروٹ سونا ہے یا دائیں؟...... باوضو سونا ہے یا بے وضو؟

......باوضو سوئے مگر ابھی جاگ رہے تھے کہ وضو ٹوٹ گیا اب کیا کرنا ہے؟......استخارہ کتنی بار کرنا ہے؟......استخارہ دن کو کرنا ہے یا رات کو؟

بس سوالات ہی سوالات......اب اہل علم نے دیگر احادیث اور قوانین کو سامنے رکھ کر ان سوالات کے ہر شخص کے مطابق جوابات دیئے......اس طرح وہ ''جوابات'' بھی استخارہ کی اصل حقیقت کا حصہ بنتے گئے......اور یوں استخارہ مشکل سے مشکل ترین ہوتا چلا گیا......اور بالآخر بے شمار مسلمان اس نعمت سے محروم ہو گئے......حالانکہ یہ ایسی نعمت ہے جو انسان کو طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچانے کا ذریعہ ہے......بلکہ بڑے بڑے فتنوں سے بچانے کا بھی اہم ذریعہ ہے......آج لوگ ہر کسی کی بات سننے اور بیان سننے بھاگ جاتے ہیں......اور پھر طرح طرح کی غلطیوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں......اگر مسلمانوں میں استخارہ کا عمل ہو......اور وہ دو رکعت کی اس عبادت کی قیمت سمجھیں تو بڑے بڑے فتنوں سے بچ جائیں......مگر افسوس کہ مسلمان کے پاس موبائل اور نیٹ کے لئے گھنٹوں کا ٹائم ہے......جبکہ دو رکعت کے لئے پانچ منٹ نہیں ہیں......

حضرت اقدس بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''دور حاضر میں امت کا شیرازہ جس بُری طرح سے بکھر گیا ہے، مستقبل قریب میں اس کی شیرازہ بندی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا......جب استشارے کا راستہ بند ہو گیا (یعنی مشورے کا راستہ بند ہو گیا، پتا نہیں چلتا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر، تو کس سے مشورہ کیا جائے؟) تو اب صرف ''استخارہ'' کا راستہ ہی باقی رہ گیا ہے، حدیث شریف میں تو فرمایا تھا:

ما خاب من استخار وما ندم من استشار''

جو استخارہ کرے گا خائب و خاسر (یعنی نقصان اور خسارہ اٹھانے والا) نہ ہو گا اور

جومشورہ کرے گا وہ پشیمان وشرمندہ نہ ہوگا،عوام کے لئے یہی دستور العمل ہے کہ اگر کوئی ان فتنوں میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا تو مسنون استخارہ کر کے عمل کرے اور امید ہے کہ استخارہ کے بعد اس کا قدم صحیح ہوگا۔

(دور حاضر کے فتنے اور ان کا سد باب)

استخارہ کیوں ملا؟

ہر زمانے میں گمراہ لوگوں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ...... وہ قبائلی بدمعاشوں کی طرح لوگوں کے راستے میں ''گیٹ'' بنا دیتے ہیں...... اس گیٹ پر ان بدمعاشوں کو رقم دو تو آگے جا سکتے ہو ورنہ نہیں...... اسی طرح گمراہ لوگ...... گیٹ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں کہ...... ہمیں مال دو، خوش کرو تو ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے مسائل حل کرا دیں گے...... ہم اللہ تعالیٰ سے تمہاری قسمت پوچھ دیں گے...... ہم اللہ تعالیٰ سے تمہاری حاجت پوری کرا دیں گے...... ان گمراہ لوگوں کے ہاتھوں بیوقوف بننے والے یہ تک نہیں سوچتے کہ یہ لوگ جو گیٹ بنا کر بیٹھے ہیں...... یہ اگر اللہ تعالیٰ کے اتنے ''مقرب'' ہوتے تو یہ اپنے مسائل بھی اللہ تعالیٰ سے حل کراتے...... اپنی قسمت بھی اللہ تعالیٰ سے اچھی کراتے...... اور لوگوں سے خیرات، نذرانے اور پیسے نہ لیتے......

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر...... یہ سارے گیٹ توڑ دیئے...... اور سارے بدمعاشوں کو بھگا دیا...... اور اللہ تعالیٰ کا راستہ ہر ایک کے لئے کھول دیا کہ...... ہر کوئی خود اللہ تعالیٰ سے مانگے، اللہ تعالیٰ سب کی سنتا ہے...... اور سب کو دیتا ہے...... استخارے کا عمل بھی اسی لئے عطاء فرمایا...... لوگ سفر سے پہلے یا کسی کام سے پہلے پنڈتوں، نجومیوں اور عاملوں کے پاس جا کر فال نکلواتے تھے، ستاروں کا حال پوچھتے تھے...... اور قسمت کا پتہ لگانے کی کوشش کرتے تھے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام کاموں کو غلط قرار دیا اور فرمایا

کہ......اے مسلمانو! استخارہ کرو...... ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لیا کرو...... کیونکہ اصل خیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے...... یوں ہر مسلمان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر حاصل کرسکتا ہے......ماضی میں مسلمان بڑے اہتمام سے استخارہ کرتے تھے...... ہر کوئی ہر کام میں خود استخارہ کرتا تھا......اس لئے ان کے ہر کام میں برکت تھی، خیر تھی......مگر پھر شیطان نے گمراہ لوگوں کو کھڑا کردیا اور اب پھر جگہ جگہ گیٹ لگ گئے کہ...... ہم سے استخارہ کراؤ......ہم سے استخارہ نکلواؤ......یعنی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ تمہاری نہیں سنتا صرف ہماری سنتا ہے......اس لئے ہم تمہارا استخارہ نکالیں گے......استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ......

جس گمراہی کو ختم کرنے کے لئے ''استخارہ'' آیا تھا......آج استخارہ کے نام پر وہی گمراہی ہر طرف پھیل رہی ہے......کیا کوئی ایک حدیث یا روایت بھی ایسی پیش کرسکتا ہے کہ......کسی صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا ہو کہ یارسول اللہ! آپ میرے لئے استخارہ فرما دیجئے......؟ اگر نہیں تو پھر ہمارے زمانے میں یہ بدعت کہاں سے آگئی؟ کیسے آگئی؟......

اے مسلمانو! استخارہ سیکھو، استخارہ اپناؤ اور خود استخارہ کرو......اگر آپ یہ نہیں کرسکتے تو کم از کم اتنا ضرور کرو کہ......کسی سے اپنے لئے استخارہ نہ کرایا کرو......اگر آپ نے دوسروں سے ''استخارہ'' کرایا تو زمانے کی ایک بڑی گمراہی میں آپ بھی حصہ دار بن جائیں گے......اور اپنے رب اور نبی کی سنت سے بہت دور جا گریں گے......

طالع سعید، خوش نصیب ترین

کئی لوگ ستاروں کے ذریعہ، نام کے ذریعہ یا عدد کے ذریعہ ''طالع'' معلوم کرتے

ہیں..... قسمت اچھی ہے یا بری..... قسمت میں مالداری ہے یا غریبی..... قسمت میں عروج ہے یا زوال..... پھر ان کے گمان کے مطابق بعض لوگوں کا ''طالع بلند'' ہوتا ہے اور بعض کا ''منحوس''......

حضرت علامہ ابن قیم نے ''زاد المعاد'' میں عجیب نکتہ لکھا ہے..... وہ کہتے ہیں کہ جس مسلمان کو استخارہ اور اس کی دعاء نصیب ہوگئی..... بس وہی ''طالع بلند'' یعنی خوش نصیب ترین انسان ہے......

وجہ یہ کہ..... مومن کی خوش نصیبی اور خوش قسمتی دو چیزوں میں ہے......

۱ توکل	۲ رضاء بالقدر

جب آپ نے ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خیر مانگی تو ثابت ہوا کہ آپ کے اندر ''توکل'' ہے..... آپ کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے..... اسی لئے صرف اسی سے خیر مانگ رہے ہو..... اور استخارہ کے بعد جو کچھ ہوا اس پر دل مطمئن کہ..... اللہ تعالیٰ نے جو کیا اچھا کیا..... تو یہ تقدیر پر راضی ہونا ہوگیا..... پس یہی خوش بختی کی علامت ہے......

آگے کا حال

مشرکین کی عادت ہے کہ..... ان کو آگے کا حال معلوم کرنے کا شوق ہوتا ہے..... اسی کے لئے وہ طرح طرح کے شرک کرتے ہیں..... اسلام نے سمجھایا کہ آگے کا حال معلوم کرنے کی فکر میں نہ پڑو..... بلکہ جو آگے کا مالک ہے..... معاملہ اس کے سپرد کردو..... اور اس سے آگے کی خیر مانگ لو..... اور پھر مطمئن ہوجاؤ کہ..... وہ ان شاء اللہ ضرور خیر دے گا..... یوں تم شرک سے بھی بچ جاؤ گے اور خیر بھی پالو گے..... اور ہر وقت برے مستقبل کے ڈر سے اپنا ''حال'' بھی خراب نہیں کرتے رہو گے..... استخارہ اسی لئے آیا..... مگر ظلم

دیکھیں کہ لوگوں نے استخارہ کو بھی...... آگے کا حال جاننے کا طریقہ سمجھ لیا...... جو بڑی خطرناک گمراہی ہے......

حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

استخارہ سے مقصود محض طلب خیر ہے نہ کہ استخبار (یعنی آگے کا حال معلوم کرنا) استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ استخارہ ایک دعاء ہے جس سے مقصود صرف طلب اعانت علی الخیر...... یعنی استخارہ کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہے کہ میں جو کچھ کروں اسی کے اندر خیر ہو اور جو کام میرے لئے خیر نہ ہو، وہ کرنے ہی نہ دیجئے...... پس جب استخارہ کر چکے تو اس کی ضرورت نہیں کہ سوچے کہ میرے دل کا زیادہ رجحان کس بات کی طرف ہے۔ (بوادر النوادر)

ایک نکتہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرتہ مبارک اگر مسلمان کے پاس ہو تو وہ اس کی کتنی قدر کرے گا؟...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ''بال مبارک'' اگر کسی مسلمان کے پاس ہو تو وہ خود کو کتنا خوش نصیب سمجھے گا؟...... یاد رکھئے کہ...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات میں سب سے زیادہ بابرکت چیز...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''احادیث مبارکہ'' ہیں...... یہ ایسا ''تبرک'' ہے جو دیگر ''تبرکات'' سے بہت بڑھ کر ہے...... یہ وہ مبارک الفاظ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک سانس، مبارک زبان، مبارک دہن اور مبارک ہونٹوں کے بوسے لے کر...... طلوع ہوئے...... اور ان میں نور، ہدایت اور برکت کا سدا بہار سامان ہے...... اس لئے کسی بھی صحیح حدیث یا مسنون دعاء کو...... اسی طرح یاد کرنا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک صحیح سند کے ساتھ پہنچی ہے...... یہ برکت اور خوش نصیبی کی بات ہے...... پھر ان دعاؤں میں...... استخارہ کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ دعاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت اہتمام کے ساتھ

حضرات صحابہ کرام کو سکھائی ہے......ہم یہاں بخاری شریف کی روایت سے یہ دعاء نقل کر رہے ہیں...... ہر مسلمان اسے اچھی طرح سمجھ کر درست تلفظ اور درست اِعراب کے ساتھ یاد کرکے......اس عظیم تبرک کو اپنے سینے میں محفوظ کرے......

(۱) اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَأَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَأَسۡأَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَإِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا أَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا أَعۡلَمُ وَأَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ إِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ ھٰذَا الۡأَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ أَمۡرِیۡ (او کما قال) عَاجِلِ أَمۡرِیۡ وَآجِلِهٖ فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَإِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ ھٰذَا الۡأَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ أَمۡرِیۡ (او کما قال) عَاجِلِ أَمۡرِیۡ وَآجِلِهٖ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ

(بخاری کتاب التہجد)

(۲) بخاری کتاب الدعوات میں جو دعاء ہے......اس میں آخری الفاظ ''ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِهٖ'' ہیں......اسی طرح کتاب التوحید میں بھی ''ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِهٖ'' کے الفاظ ہیں......

لا الہ الا اللہ. لا الہ الا اللہ. لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارك وسلم تسلیما کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

...